TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222122
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١٥٤٣٣٣ Accession No. ٧٨٤٣

Author بابو رام

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

ناول

1513

Checked 1975

بندوق بازبابو

موجودہ تہذیب کا فوٹو

اسمین ایک جنٹلمین صاحب کا نہایت عمدہ لطیفہ آمیز ماجرا درج ہی

مصنفہ

بابورام ولد پنڈت شیودیال شگہ شرما ساکن جلال آباد ضلع میرٹھہ

باہتمام کنہیالال تاجر کتب جوہری بازار اگرہ

کنہیالال پریس جوہری بازار اگرہ

قیمت ۱۷ — ۸ — ۱۹۱۳ء

ادم

بندوق یا بابو

موجودہ تہذیب کا فوٹو

باب اوّل

ابر علق مین ابر اپنی حکومت کا دور دوران دکھلا رہے ہین باد خوش گوار سے کے اٹھکیان لینے والے جھونکے جھوم جھوم کر آرہے ہین۔ کبھی بوندین پڑنے لگتی ہین۔ کبھی برق اپنی ترقی سے قدرت کے معمون کو حل کرتی ہے۔ بادل کی گرج سے بڑے بہادر دل بھی لرز جاتے ہین۔ جھینگرون نے اپنی جھنگار سے شور مچا رکھا ہے۔ تاریکی اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ ہاتھ سے ہاتھ بھی دکھلائی نہین پڑتے آدہی رات ہونے کو ہے۔ راہ بند ہین کسی مسافر کے چلنے کی آواز سنائی نہین دیتی۔ علق حالت خاموشی مین ہے۔ ہر ایک شخص دن کی محنت سے عاجز آکر آغوش غنودگی مین عیش اڑا رہے ہین کسی کو کسی کی خبر نہین ہے ایسے وقت مین جبکہ سڑک متصل پر کوئی جاندار نہین دکھائی دیتا صرف ایک جا کچھ روشنی سڑک پر پڑ رہی ہے۔ دیکھیے ہم اس روشنی کی رہنمائی مین سراغ رسانی کرکے ایک احاطہ مین پہونچتے ہین بڑی شاندار

عمارت سے اجا بجا نہایت خوشنما کمرہ رونق افزا ہین غور کرنیسے معلوم ہوا کہ یہ ایک کولج کی عمارت ہے، جسکے تمام دروازے کھڑکیان رات ہونے کی وجہ سے بند ہین اس کالج سے کچھ فاصلہ پر ہی ایک بورڈنگ ہوس کی بلڈنگ ہے جسکے تمام دروازے بھی کالج کی طرح بند ہین نہین ہین ایک دروازہ تو کھلا معلوم ہوتا ہے جسمین ایک طالب علم چراغ جلائے کتب بینی مین مشغول ہے۔

پہلا طالبعلم۔ پڑھتے پڑھتے دماغ عاجز آگیا۔

دوسرا۔ ارے بھائی ابھی ہسٹری کے چند سبق ہی یاد کئے ہین۔

پہلا۔ خیر آرام کیجئے کل کو یاد کرلینگے۔

دوسرا۔ یہ تو بتلائے کہ تعطیل کب سے ہے۔

پہلا۔ کل سے۔

دوسرا۔ کتنے دن کی۔ ۱۵ روز کی۔

پہلا۔ تو پھر سو جائے چھٹیون مین ہی یاد کرلینگے۔

دوسرا۔ چھٹیون مین یاد کروگے یا سسرال مین گلچھرے اڑاؤگے۔

باب دوم

صبح ہوا چاہتی ہے تارے جھلملا رہے ہین۔ شب کی تیرگی سمٹ سمٹ کر گھنے درختون کے دامنون مین چھپنے لگی ہے۔ آفتاب کی شعاعین دور تک قطار در قطار ایستادہ درختون کی چوٹیون پر نمایان ہو رہی ہین۔ ہر طائر خوش الحان اپنی نواسنج زبان پر بیان کہوئے شکر گذار ہی وجہ ہر کے لہجہ مین اس خالق کا شکر ادا کر رہے ہین جنکی آواز دل مین کچھ کھٹ کھٹ کی آواز سنائی دیتی ہے غور سے سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا

ریل گاڑی کی آواز بھی متصل ہے اب دیکھئے سامنے ہوا آیا چاہتی ہے۔ آخرکار آفتاب نکلا اور صبح کی نازک خوشگوار شعاعیں تمام بیابان میں مانند سحر پہیل گئی۔ درختوں اور شاداب پودوں نے سونے کا زیور پہن لیا چند ساعت کے مہمان قطرات شبنم سے ایک بے نظیر نظر قرب آب وتاب ٹپک رہی ہے درختوں کی شادابی اور ہرنان صحرا کی پہرتی اور چالاکی نے اس مقام کو نہایت ہی دلفریب لطف اور راحت کی جگہہ بنادیا ہے آفتاب کا طلائی رنگ کچھہ انہیں چیزوں کے حسن کے ساتھہ ساطع قدرت کا کام نہین کر رہا ہے بلکہ ریل کی پٹریوں کو بھی چمکا کر ایسا بنا رکھا ہے گویا سونے کی نالیوں مین چاندی کا پانی بہہ رہا ہے افسوس کہ ہم کچھہ دیر بھی اس مقام کی سیر نہ کرسکے وہ دیکھئے ریل گاڑی یہان سے گذرتی ہوئی اوولی کے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر جالگی۔ گلاب رائے اوولی کے اسٹیشن پر اتر پڑے اور آنکھہ پہاڑ پہاڑ کر دیکھنے لگے لیکن سوائے بیگانوں کے کوئی یگانہ نظر نہ پڑا گلاب رائے اپنے ساتھہ ایک بندوق کی پیٹی بھی لیتے آتے تھے۔ اسلئے کہ ۱۵ روز کی تعطیل سسرال مین صرف کرینگے اور بندوق لیکر صبح و شام شکار کو بھی چلے جایا کرینگے اور علاوہ اسکے ایک خاص باعث یہ تھا اپنی معشوقہ کملہ کو اس بندوق سے اپنی مردمی دکھائین گے۔

ارے یہ کیا ماجرا ہے کہ باوجود تار دیدے نے کے بھی ہم کو سسرال سے کوئی آدمی نہین لینے آیا۔ گلاب رائے حسرت مین کھڑا ہے کہ اول مرتبہ تو خسر پورہ مین قدم رنجہ فرماوین اور کوئی لینے تک کو نہین آیا۔ اگر خود خسر صاحب تشریف نہ لائے تو کسی نوکر کو ہی بھیجدیتے لیکن یہان تو چپراسی تک بھی دکھائی نہین دیتا۔

خیر اسطرح تعجب و پشیمانی کب تک جب سب مسافر گاڑی سے اتر اتر کر چلتے تے تو اونہوں نے بھی اپنا ڈیرا ڈانڈہ قلی سے اوٹھوا کر مسافرخانہ مین رکھوایا اور وہین سے ایک

گاڑی والون کو بلوا کر دریافت کیا کہ ۔

گلاب راؤ ۔ تجھے نولکشور وکیل کے مکان کی بھی معلوم ہے ۔

گاڑی وان ۔ ادب سے سر جھکا کر "جی ہان بخوبی واقف ہون"

تب گلاب راؤ مع اسباب گاڑی مین جا ڈٹے اور گاڑی دوڑانے کو حکم دیا ۔

گلاب راؤ آجتک کبھی دہلی نہین آئے تھے ۔ اسلئے گاڑی والا انہین جہان لے جاتا وہین چپ چاپ چلے جار ہے تھے گویا اتنے عرصہ کے سے ہی ان کا ناخدا ۔ وہا نبروا ۔ جو کچھ وہ گاڑی والا ہی تھا اندازاً آدھ گھنٹے کے بعد انکی گاڑی ایک دروازہ پر جا پہونچی ۔ اس مکان سے ایک آدمی گاڑی دیکھتے ہی فوراً اون کے نزدیک اگیا بابو صاحب نے دریافت کیا کہ ۔

" نولکشور وکیل کا یہی مکان ہے"

اجنبی نے بندگی کرتے ہوئے جواب دیا "جی ہان"

بابو صاحب ۔ کیا وکیل صاحب دولتخانہ پر موجود ہین ۔

اجنبی ۔ جی نہین ۔ وہ ابھی کلب مین ٹینس کھیلنے گئے ہین ۔

بابو صاحب ۔ اچھا خبر دو کہ بمبئی سے بندوق باز بابو "گلاب راؤ" آئے ہین ۔

ٹھیک اسی وقت وکیل صاحب کی شش سالہ دختر دروازہ پر آپہونچی تھی کہ اسی اثنا مین اسنے یہہ باتین سن لین ۔ وہ اوچھلتی کودتی اندر جا پہونچی اور لگی شور مچانے کو جیجا آ گئے ۔

اسی شور و غوغہ مین ہمسایون کی لڑکیان جیجا صاحب کو دیکھنے کے لئے

بڑی خوشی سے آگئین - گاڑی سے اوتر نے سے پہلے ہی رام پرشاد نے بندوق باز بابو کو مودبانہ کورنش کی - اور وکیل صاحب کے داماد جان کر ان کا سب سامان اوٹھا کر بیٹھک مین لا رکہا اور وہین پر بندوق باز بابو کو آرام کرسی بچھا دی -

وکیل صاحب کی عورت بڑے تعجب مین تہی کہ بلا کسی طرح کی اطلاع دئے داماد صاحب یکایک کیسے آ گئے - انہون نے رسوئی والی سے کہا کہ کہانا جلد تیار کرو -

اور خود وکیل صاحب کی عورت پرائم سٹو (ولایتی چولہے) پر چار تیار کرنے لگی اور ادہر نوکرنی لوٹے مین پانی لیکر داماد صاحب کے پاس جا پہونچی اور نخرے سے دریافت کرنے لگی - "کہئے مکان پر تو سب خیریت ہے"

داماد صاحب - (مسکرا کر) ہان سب مزے سے ہین کہئے یہان تو سب خیریت سے ہین -

اسپر نوکرنی مسکراتی ہوئے بولی ہان وکیل صاحب کے گھر مین تو سات آٹھ روز سے بخار آگیا وہ تو پلنگ پر سو رہی ہین -

کملا مجلس مین گئی ہین اونہین بلانے رام پرشاد ابھی جاتا ہے اور وکیل خوابگاہ مین ہین - پانچ چھ ماہ سے مین یہان نوکر ہون جب مین آپکی ساس سے دریافت کرتی ہون تو وہ جواب دیتی ہین کیا کرون چھٹی نہ ملنے سے لاچاری ہے شاید ہولی کی تعطیل تک مین آسکین - اچھا چلئے ہاتھ پیر دہو کر چاء نوش فرما لیجئے - اور پہر برائے غسل تشریف فرما ہو جئے تب تک کہانا تیار ہو جاویگا مین آپکو ایک نیا شخص دکہلاونگی لیکن انعام اکرام ٹھہرا دیجئے اور پہلے سے نکالکر رکھ چھوڑئے جس مین عین وقت پر گڑبڑ نہ پیش آوے -

رام پرشاد پاس ہی کھڑا تہا وہ ہنس کر کہنے لگا "تم تو انعام لوگی اور ہم انعام مانگنے کا پہلا ہمارا حق ہے - مگر اب ہمارے اس معاملہ کی بابت کچھ نہ جان سکے

اسلئے اونہون نے بھی صرف مسکرا کر کہدیا "ضرور" پھر ہاتھ منہ دھوکر چا پینے گئے اور وہان سے لوٹکر با فراغت غسل کرنے کے بعد کھانے مین دیر ہونیکی وجہ سے ٹھیک مین ہی واپس لوٹ آئے۔ یہان آکر انہون نے دیکھا کہ پانچ چھ لڑکے پٹی سے بندوق کے ٹکڑے نکالکر انہین جوڑنے کی کوشش کر رہے ہین۔

لڑکون سے ان ٹکڑون کو چھین کر بندوق باز بابو صاحبنے الماری پر رکھدے۔ اسی عرصہ مین وہی نوکرانی تین چار ماہ کی لڑکی کو چومتے ہوئے آپہونچی اور بابو صاحبسے کہنے لگی۔ دیکھو بابو جی کیسی خوبصورت لڑکی ہے آہا آپکی گود مین بیٹھنے کو کیسی بے کل ہو رہی ہے۔ ٹھیک ہے جوش تھوڑا ہی ہے کہ خون کو خون چاہتا ہے۔

گلاب رائے نہین چاہتے تھے کہ اس لڑکی کو گود مین لین لیکن جب اوسنے آگے ہی رکھدی تو گود مین لینی پڑی ہی گود مین لیکر بولے واہ لڑکی تو بڑی خوبصورت ہے

نوکرانی نے جواب دیا۔

صرف تعریفون سے کام نہین چلیگا۔ آپنے آج اول مرتبہ ہی لڑکی کا منہ دیکھا ہے کیا آپکے پاس لڑکی کو کچھ دینے کے لئے نہین ہے۔

بابو صاحبنے چپ چاپ پاکٹ سے دو روپیہ نکال لڑکی کے ہاتھ پر رکھدئے نوکرانی۔ کیا غضب ہے۔ جو لڑکی کو اسطرح سمجھتے ہو اس کے ہاتھ مین سونا دینا پڑیگا روپیون سے کام نہین چلیگا۔

پاس جو لڑکے بیٹھے تھے وہ قہقہہ مارکر ہنسنے لگے۔

تب تو بابو صاحب بڑے شرمندہ ہوئے۔

جواب دیا کہ مین اپنے ساتھ کوئی سونے کی چیز نہین لایا ہون۔ بابو صاحب آپ گلاب دل ہی دل مین بڑے غصہ ہو رہے تھے کہ اگر وہ ہمین بذریعہ خط اطلاع دیتا کہ فلان کے بال بچہ پیدا ہوا ہے تو آج ہم کو اس نوکرانی سے کیون شرمندہ

پیٹا پیٹتا۔

جب نوکرنے کو تشفی بخش جواب نہ ملا تب وہ پہر کہنے لگی بسنتا ہی کون ہے کہ آپکو سونا لانے کی یاد نہ رہی کیا یہان سونے کی کمی ہے۔ کسی زرگر کے یہان جاکر لڑکی کے سئیے چوڑی بنوا لاؤ۔ صرف والد بننے سے کام نہین چلیگا۔

بابو صاحب پہلے ہی چکرا رہے تہے نوکرنی کی زبان یہ بات سنکر ایک دم بہڑک اوٹہے۔ اور سوچنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ کچہ سمجہ مین نہین آتا کیا یہ لڑکی میری ہے۔ اسی طرح اودہیڑبن کرتے کرتے بابو صاحب کانپنے لگے اونہون نے خوف زدہ ہو فوراً وہ لڑکی نوکرنی کو دیدی۔ اور پہر کچہ سنبہل کر دریافت کرنے لگے۔

لڑکی ہے تو خوبصورت اسکا کیا نام ہے اور کتنے ماہ کی ہے۔

نوکرنی متعجب ہوکر کہنے لگی۔" لیلیٰ بڑا اندہیر ہے" بابو صاحب واہ! آپنے تو کمال کردیا۔! بہلا آپ کو لڑکی کا نام تک معلوم نہین! آپ نہین جانتے کہ لڑکی کتنے ماہ کی ہے؟ حبب خود آپ ہی لڑکی کا نام اور عمر دریافت کرتے ہین! بیٹی بیلی چل اب امی کے پاس چل"!

نوکرنی اسیطرح بڑبڑاتی ہوئی گہر کے اندر چلی گئی۔

جن لڑکون نے بابو صاحب اور نوکرنی کی باتین سنی تہین وہ دل لگی کرنے لگے لیکن بابو صاحب ابہی تک کچہ نہ سمجہ سکے اون کی دل کی عجیب کیفیت تہی تمام بدن مین پسینہ آگیا تہا۔ بابو صاحب پہلے ہی نہین سمجہے تہے کہ بیلی کون ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ بیلی خود کی ہی کرتوت ہے استنے ہی مین خانساماں نے اندر سے آکر کہا۔ تو جیا پانی کہاؤ۔

بابو صاحب اپنی سالی کے ہاتھ سے پان لیکر چبانے لگے لیکن لحظہ بلحظہ متعجب تھے کہ کیا معاملہ ہے انہوں نے تو پان کھول کر دیکھا اور نہ کسی قسم کا شک کیا۔ پان میں سپاری کے بجائے نمک رکھا تھا۔

جب بابو صاحب کا منہ کھارا ہو گیا تو انہوں منہ سے پان نکال کر پھینکدیا۔ اور خیال کرنے لگے کہ جس طرح ہماری پان میں نمک رکھکر دل لگی کی ہے۔

چونکہ وہ مسافر راستہ کے تھکے ماندے تھے نیند آنے لگی۔ اتنے ہی میں شہانا نے آکر کہا۔ جیجا جان کہتی ہیں اندر کے برآمدہ میں جاکر آرام کرو۔ یہ سنکر بابو صاحب وہاں جاکر پلنگ پر لیٹ رہے۔

باب سوم

نیلگون آسمان پر ابر کے پھٹے پھٹے ٹکڑے پھیلے ہوئے ہیں یا یوں کہنا چاہیے کہ چرخ فلک نے پھٹی پرانی گدڑی اتارنے کو نکالی ہے۔ مگر اس کہنگی پر بھی آسمان کی قبا کا نیلگوں نکھرا ہوا رنگ جہاں تہاں سے نمودار ہو رہا ہے۔ اس قبا ستارہ کا ہے کہ آنکھوں میں کھبا جاتا ہے بزم قدرت کے قدردان متحیر ہیں کہ اسے شکستہ ناؤ کا جو کسی فرنگستان کی دلربا دوشیزہ کی دھلی ہوئی آنکھوں یا شبنم صبح سے دھوئے ہوئے گل سوسن کا رنگ اڑا لایا۔ ہوا تیز چل رہی ہے اور اس کے جھونکے جس طرح دست گستاخ کسی نازنین کے نازک چہرہ کی نقاب کے ساتھ پیش آتے ہیں اسی طرح ابر کے ٹکڑوں کو ادھر ادھر ہٹا لیجاتے ہیں کبھی میدان کی تیز ہوا ایک نہایت عالیشان مکان کے کنگوروں پر ہو کر ابر کے ٹکڑوں کو گذارتی ہے۔

اب اسی مکان کے ایک کوٹھے کا یکایک دروازہ کھلا اور ایک اٹھارہ انیس

برس کے سن والی نازنین نے اندر جاکر کیواڑ بند کئے اور زنجیر لگا لی اس کیواڑ کے کہلنے اور بند ہونے کی آواز نے ہمارے بابو صاحب کی نیند مین رخنہ اندازی کی پہر نازنین نے پاس پہونچکر نیچی گردن کئے ہوئے شرمندہ ہوکر دریافت کیا۔

" بہلا یہ تو بتلایئے کہ آپنے میرا اتنا فضیحتہ کیون کیا۔ آپنے تو لکہا تہا کہ کوشش کرنے پر بہی چہٹی نہین ملتی۔ اسلئے آنے مین لاچاری ہے اب یکایک کیسے چل پڑے کیا سسرال آنیکا یہی قاعدہ ہے اگر خط لکہنے کی فرصت نہین تہی تو ایک تار ہی بہیجدیتے اب جب میری سہیلیان مجہسے مذاق کرینگے تو مین انہین کیا جواب دونگی۔

بابو صاحب "مینے کل بمبئی سے آفس ٹو تار دیا تہا شاید نہ آیا ہو"

وہ نازنین یہ بات سنکر ایکدم سن ہوگئی اسنے ایک مرتبہ گلاب راؤ کے منہ کی جانب دیکہا اور چلاکر بہاگی۔ باہر آکر وہ دوسری عورتون کے سامنے آکر رونے لگی۔ بابو صاحب کی حالت بیان کرنے کا ہمین وقت نہین ہے۔

بس آپ لوگ خود انکی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہین جنوائی بابو اب بہی پلنگ پر بیٹہے بیٹہے باہر عورتون کی باتین سن رہے تہے۔

ایک عورت دریافت کررہی تہی اری ہوا ہی کیا گہبراکر کیون بہاگ آئی دوسری نے کہا اری یہان وہ کوئی بدمعاش بچہ ہوگا۔ تیسری نے کہا اری کیا کہتی ہے کیا وہ داماد صاحب نہین ہین؟ نہین نہین وہ ہرگز نہین ہے" تو پہر وہ بدمعاش کون ہے" "مین کیا جانون" اس عورت نے روتے روتے کہا "کہتا ہے کہ بمبئی سے آیا ہون منہ دیکہا تو معلوم ہوا کہ کوئی بڑا بدمعاش ہے دادا کو جلدی بلواؤ پولیس سے پکڑوانا چاہئے۔

اتنے مین ایک لڑکا کہہ اوٹہا دادا اپنے ساتہ ایک بندوق بہی لایا ہے۔ آؤ ہم دکہلائین۔

بندوق کا نام سنتے ہی عورتون کے چہکے چہوٹ گئے ان کی جیسی حالت ہوئی یہہ

ہکنے سے باہر ہے۔ اسنے میں رسوائی کرنے والی نے چلاکر کہا رام پرشاد اور رام پرشاد
وکیل صاحب کو فوراً بلوالا۔

گلاب راؤ یہ لفظ سن ہی رہے تھے کہ اسنے میں اسی کوٹھے کا دروازہ جس میں
گلاب راؤ لیٹے تھے یک بیک بند ہو گیا اور تالا لگنے کی آواز بھی انہیں سنائی دی۔
اب بیچارے بندوق باز بابو صاحب کو وہ کوٹھری جیل سے بھی بدتر ہو گئی۔ اسنے میں
پڑوس کی بہت سی عورتیں جمع ہو گئیں تب نوکرنی نے تمام حالات مفصل بیان کئے بندوق
کا چرچا سنتے ہی سب کو یقین کامل ہو گیا کہ کوئی بڑا بھاری بدمعاش ہے۔

اب ہم آپ لوگوں کو بتائے دیتے ہیں کہ وکیل صاحب کے والد بمبئی میں نہیں بلکہ نرسنگ
پور میں اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ ہمارے بندوق باز بابو یہ سوچکر نہایت ہی پشیمان ہو رہے
تھے کہ جس بندوق کو بہادری دکھلانے کو لائے تھے وہی بندوق ہماری مصیبت کا
سبب ہوئی ہے۔

باب چہارم

جسوقت رام پرشاد کلب میں پہونچا اسوقت سارے شہر کے وکیل اکٹھے
بیٹھے ہوئے گپیں ہانک رہے تھے گھبرائے و پریشان حال رام پرشاد
نے مالک کے نزدیک پہونچکر کہا کہ "مالک! جلدی گھر چلیے۔ وہاں بڑا گول مال مچ رہا
ہے۔ وکیل صاحب نے رام پرشاد کی عجیب حالت دیکھکر دریافت کیا ارے بتلا تو کیا
ہوا گھر میں کوئی سخت بیمار تو نہیں ہے۔

رام پرشاد :- گھر میں ایک بدمعاش گھس آیا ہے۔

اس تعجب خیز خبر کو سنکر وہاں سب وکیل سن ہو گئے بابو نولکشور کی حالت طاقت

تحریر سے باہر ہے اون کے منہ سے صرف یہی الفاظ نکل سکے چور! اور دن دہاڑے مکان مین گھس ایا! وہ ایک دم ہولدل سے ہو گئے ۔ رام پرشاد نے کہا چور ہو یا ڈاکو وہ جا سے جو کچھ ہو کچھ سمجھ مین نہین آتا ۔ وہ کہتا ہے کہ ہم وکیل صاحب کے داماد ہین ۔

رام پرشاد کی یہ باتین سن کر سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔ لیکن بیچارے نول کشور کو ہنسنا وغیرہ کچھ نہ سوجھا اونکی تو سٹی گم ہو گئی وہ دریافت کرنے لگے کب آیا اور اب کیا کر رہا ہے ۔

"ابھی جار بجے آیا ہے ۔ ساتھ مین ایک بندوق بھی لئے ہے اندر جاکر کھانا وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے اندر کمرہ مین پلنگ پر لیٹا ہوا ہے ۔ گھر مین عورتین گھبرا رہی ہین جلدی چلئے ۔

بندوق کا نام سنتے ہی وکیل صاحب کے ہوش اوڑ گئے ۔ وہ رام پرشاد کو ڈانٹ کر دریافت کرنے لگے " پاجی ، حرامخور ، الگ ہے ۔ خالی گھر چھوڑ کر یہان سے کس کے حکم سے آیا ۔

اسیطرح بڑبڑاتے ہوئے سر پر کیپ رکھکر باہر گاڑی مین آ جمے اور کوچوان کو حکم دیا چلو جلدی چلو ۔ کلب مین سے وکیل صاحب کے ساتھ اور کتنے ہی وکیل باہر گاڑی کے پاس تک چلے آئے تھے ۔ ان مین ایک نے کہا کوئی آدمی دماغ کے بگڑ جانے سے پاگل ہو کر گھر مین گھس آیا ہے ۔

دوسرے نے کہا ۔ اتنا بھی نہین سمجھتے کہ پاگل بندوق کیون لاویگا وہ تو کوئی مرزا پوری شیطان ہوگا ۔

نولکشور نے کہا چاہے وہ پاگل ہو یا شیطان ہم تو اوسے ایکدم پولیس کے سپرد کئے دیتے ہین ۔

گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی گھر جا پہونچی ۔ وکیل صاحب تانگے سے کود کر اوتر پڑے اور پوچھا

وہ لیجا کہان ہے۔ اسی عرصہ مین وکیل صاحب کے ایک دوست چھوٹی ایک پولیس گارد معہ سب انسپکٹر کے لیکر وہان آپہونچے لاٹھی اور بندوق باہر کسی دیکھکر سب کے جی مین جی آیا۔ جب پورا پتہ لگگیا کہ اسکے پاس ہتھیار وغیرہ کچھہ نہین ہین تو ہماری بہادر پولیس نے ڈرتے ڈرتے تالا کھولا جیسے تیسے ہمت باندھ کر سب کے سب ایکدم ہی اندر گھس پڑے اور بیچارے بندوق باز بابو کو بیٹھک مین گھسیٹ لائے۔ بابو صاحب نے بالکل ہاتھا پائی یا دہر پکڑ ہی نہ کی سیدہی طرح باہر چلے آئے۔ بابو صاحب کی صورت دیکھنے سے خوف ہونے کے بجائے حیرت ہوتی تھی انکی صورت کو دیکھکر کوئی خیال نہین کرسکتا تھا کہ یہ بدمعاش ہے کیونکہ وہ تو ایک شریف خاندان کے تہذیب یافتہ جنٹلمین تھے۔ اون کے خوبصورت چہرے پر بدمعاشی ڈہنگ کی مشابہت تک بھی نہین معلوم ہوتی تھی۔

اس ماجرے کو جاننے کے لئے سب کی خواہش بڑہ رہی تھی پر کوئی اب تک نہ معلوم کرسکا تھا اب وکیل صاحب سے نہ رہا گیا اونھون نے دریافت کیا کہ تم کون ہو کیا تھا اب رازکے جواب دیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سمجھنے مین غلطی ہوئی مین نول کشور ولیش ہوں وکیل کا داماد ہوں۔ آجتک یہان کبھی آیا نہین مین گاڑی والے سے کہا کہ فلان وکیل کے گہر چلو سو اون سے مجھے یہان اوتار کر آفت مین گرفتار کرادیا۔ اگر آپ مکان پر ہوتے تو اس تعجب خیز ناٹک کے سین دیکھنے کی ضرورت نہ پڑتی یہ غلطی کبھی کی آشکارا ہوگئی ہوتی۔ لیکن یہہ تمام معاملہ تو عجب ہی طرح سے آجڑا جس سے میری جو فضیحت ہوئی وہ تو الگ لیکن آپ لوگون کو تو مفت تکلیف اوٹھانی پڑی یہہ واقعہ بلا جانے بھول سے ہوگیا جان بوجھہ کر نہین آپ اس قصور کے لئے مجھہ کو معاف فرمائے گا یہ قدرت کسی کی نہین ہے کیا میرا ارادہ کسیکی بےعزتی کرنیکا تھا۔

ابتک جس کو سب عورت مرد چور اور بدمعاش کی نظر سے دیکھہ رہے تھے ہر کی

زبانی یہ لفظ سنکر سب کی فکر رفع ہو گئی ساتھہ ہی جو غصہ سب کو چڑہ رہا تھا وہ بھی سمجھہ کے بادل مین پنہان ہو گیا۔ اب وکیل صاحب نے ہنسکر کہا کہ سنئے دراصل مین آپ داماد صاحب ہی ہین کوئی فکر کی بات نہین ہے آپ کسیطرح کے فکر اور تردد مین نہ پڑین ہماری طرف آپکی نہایت بے ادبی ہوئی جسے آپ برائے مہربانی معاف فرمادین گے اُف بڑا بہاری قصور ہوا آپکے خسر صاحب کا اور میرا ایک ہی نام ہے۔ جس سے ایسے واقعات کتنے ہی مرتبہ واقع ہو چکے ہین۔ خطوط کی گڑبڑی تو بات ہی نہ پوچھئے ایسا کوئی دن نہ ہوتا ہوگا۔ جب کہ اُن کے خطوط میرے یہان اور میرے خطوط اون کے یہان چلے جاتے ہین۔

ہان ابھی اس دن بڑا مزا ہو گیا ایک گاؤن سے کسی مقدمہ کے تمام کاغذات میرے پاس آگئے اور موکل اور گواہ اون کے یہان جا اُترے لیکن داماد ون کی تبدیلی کا یہ پہلا موقعہ ہوا ہے پہر اور کتنی ہی اس قسم کی باتین اور معافی وغیرہ ہو جانے کے بعد اور اس نظارہ سے دیکھنے والون کے دو دو پیٹ ہو جانے لگے لیکن وکیل صاحب نے گلاب رائے کی نہایت خاطر کی اور روانہ کر دیا۔

اب ہمارے بندوق باز بابو صاحب ایک کرایہ کی گاڑی مین بیٹھکر اپنی خاص سسرال کو روانہ ہو سے ئے۔

باب پنجم

نول کشور صاحب وکیل کے جانے کے بعد جو کچھہ وہان باقی رہ گئے تھے اون کے دل مین بھی شبہہ نے جا پکڑی اس قسم کی باتین ہو رہے تہین جبھی ایک وکیل نے کہا کہ کہین بھی معاملہ اپنے گھر نہ ہو رہا ہو اس سے بھی مناسب ہے

کہ اب سب اپنے گھر کو روانہ ہون یہ بات سب نے پسند کی اور چند منٹون مین سب وکیل اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہوئے

نولکشور ریس لکھی۔ وکیل کا مکان امیا دروازہ کے نزدیک ہی تھا۔ وہ بھی چار پانی نوش فرماکر کرسی پر بیٹھے سگریٹ کا دہوان اوڑا رہے تھے کہ استنے ہی مین کمپا ونڈ مین ایک گاڑی دہڑ دہڑاتی ہوئی آپہونچی۔ چونکہ وکیل صاحب کے گھر کتی ہی گاڑی آتی جاتی تھین اسلئے انہون نے کچھ غور نہ کیا۔ لیکن جب اون کے مندرجہ ذیل الفاظ گوش گذار ہوئے تو وہ ایکدم چونک پڑے۔

"نولکشور ویش لکھی وکیل کا گھر یہی ہے"

"جی ہان بابو صاحب"

اچھا تو اندر جاکر اطلاع کر دو کہ بمبئی سے داماد صاحب آئے ہین۔

داماد کے نام کی بہنک وکیل صاحب کے کان مین پڑتے ہی وہ ایکدم گھبرا سے گئے اونہون نے گزٹ ٹیبل پر ٹیک دیا اور باہر آکر کیا دیکھتے ہین کہ ایک نوجوان پنجابی ڈریس پہنے لکڑی لئے گاڑی کے پاس کھڑا ہے اور گاڑی وان گاڑی سے بندوق کی پیٹی اوتار رہا ہے۔ وکیل صاحب نے فوراً ڈپٹ کر دریافت کیا کون ہے۔

بندوق باز بابو صاحب اپنے خسر صاحب کی ایسی حالت دیکھکر ایکبا گئے۔ اپنے سوال کا ٹھیک جواب نہ ملتے دیکھکر وکیل صاحب نے تیزی سے ڈانٹ کر کہا۔

"اچھا بھاگو جلدی جاگو" بدمعاش کہین کا پاجی۔

وکیل صاحب کی یہ بات سنکر ان کے دو تین نوکر ہاتھون مین لاٹھیان لیکر دوڑے انہین دوڑتے دیکھہ وکیل صاحب تیزی سے بولے۔ مار کے بھگا دو۔ دیکھے

دیکر نکالدو بدمعاش کو۔
ابتک داماد صاحب لکڑی کی مانند کہڑے سب سن رہے تہے جب دیکہا کہ دو تین نوکر لاٹھی اوٹھائے مارنے آرہے ہین تب انہون نے بہی بندوق تان کر ڈانٹا خبردار دور ہی رہنا اگر کسینے ہاتہ لگایا تو ہم جان سے ماردین گے۔ ہم جانتے ہین مگر تم لوگ دور رہو ہوشیار کئے دیتا ہون نہین پیچہے پچہتاؤ گے۔
بیچارے غریب نوکر لوگ ڈر کر دور کہڑے ہو گئے اتنے مین گلاب راؤ نے موقعہ پاکر وکیل صاحب سے کہا "دیکہئے وکیل صاحب آپ بہولتے ہین یہ ہین آپ کا سچ مچ داماد۔
وکیل صاحب نے کچہہ بہی نہ سنا اور پہلے سے بہی زیادہ غصہ ہوکر اور ڈانٹ کر بولے بدمعاش حرام خور پاجی کمین کا تو ہمین اپنا خسر بناتا ہے کیا مین اتنا گدہا ہون کہ اپنے داماد کو بہی نہ پہچان سکون۔ اچہا اب تم بہاگو۔ اور جلدی یہان سے اپنا راستہ لو نہین ہم پولیس کو بلا کر حراست مین کروادین گے۔
ابتک ہمارے بندوق باز بابو سمجہے ستہے کہ ایک جگہہ غلطی سے سسرال پہونچنے کے باعث ایسا واقعہ ہوا لیکن اب اپنی سسرال مین آگئے۔ لیکن یہان اب دوسرا ہی گل کہلا جب انہون نے دیکہا کہ یہان ہماری کوئی سنتا ہی نہین تو زیادہ بک بک نہ کر پہر گاڑی مین جا بیٹہے اور تانگے والے کو حکم دیا کہ چلو سیدہے اسٹیشن پر۔"

باب ششم

وکیل صاحب جیسے تیسے اس بدمعاش کو بہگا کر بیٹہک مین آنیکو لوٹے

کہ دروازہ کے پاس گھبرائی ہوئی راد ہا بائی مل گئی انہون نے پوچھا۔

"بھلا بتایئے تو آج آپ کو ہو کیا گیا ہے ذرا ہوش مین آکر کام کرو اب ہم آپ سے کیا کہین کہ آپ نے اپنے گھر سے داماد کو ڈانٹ بھگایا۔

"وکیل صاحب کچھ گرم ہو کر بولے اس بدمعاش کو کب کہان کا داماد بنا بیٹھی ہو بھلا؟ بھلا بتلایئے تو آج آپکو ہو کیا گیا جو ایسی اٹپٹی ٹیڑھی باتین بک رہی ہو؟

وکیل صاحب نے کلب کا حادثہ جون کا تون کہہ سنایا۔ راد ہا بائی نے سن سمجھکر کہا۔ اگر ایسے ہی ہوا تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ داماد نہین ہے دونون کے نام تو ایک ہی ہین شاید بھول کر اون کے یہان چلے گئے ہون گے۔

راد ہا بائی کی یہ بات سنکر انکا دماغ کچھ ٹھیک ہوا بندوق دیکھکر ان کا دماغ بھڑک اوٹھا تھا۔ انہین کچھ سوچنے سمجھنے کا موقعہ نہین ملا تھا اب دماغ ٹھیک ہوا اور اپنی شرم رکھنے کے لیئے دلیلین پیش کرنے لگے اونہون نے کہا۔

"اگر وہ واقعی داماد تھے تو کیا پہلے سے آنے کی اطلاع نہ دیتے اور انہین لینے کے لیئے مین خود اسٹیشن پر نہ جاتا۔

بھلا یہ بھی کہین سنا ہے کہ داماد پہلے ہی پہل بلا اطلاع سسرال مین گیا ہو۔

لیکن یہ کہتا ہی کون ہے کہ اون کے آنے کی خبر نہ تھی مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ ہولی یہین منا دین گے۔ مالتی کے پاس خط بھی آیا تھا۔

اسی عرصہ مین کملا معہ اپنی بہن کے آئی اور ملکے ہاتھون اسنے بھی اپنی رائے ظاہر کر دی۔ "اماں تو بھولتی ہے۔ وہ دراصل گلاب جیسا نہین تھے۔

وکیل صاحب کو مدد ملنے سے وہ پھر دریافت کرنے لگے دیکھو سچ ہے نہ بھلا تم کیسے کہتی ہو

دے ہمین راستہ مین ایک گاڑی مین جاتے ہوئے دکھلائی دیئے تھے مالتی کہتی ہے کہ وہ گلاب بھیجا سے لگتے ہین - وہ بھی ہماری طرف دیکھتے جارہے تھے لیکن وہ گلاب بھیجا نہین تھے - ہمارے گلاب بھیجا تو گلاب کے پھول سے بھی زیادہ نازک ہین - وہ تو ہٹا کٹا مرزا پوری ٹھیٹ دکھتا تھا -

وکیل صاحب نے کہا سچ کہتی ہے کیا مین اپنے داماد کو بھی نہ پہچانتا اگرچہ ہم نے انہین صرف ایک ہی مرتبہ شادی مین دیکھا تھا لیکن کیا مجھ سے اتنی بڑی غلطی ہو سکتی ہے وہ کوئی نہ کوئی بدمعاش ہوگا -

ابھی اسی طرح کے سوال جواب ہو رہے تھے کہ اتنے ہی مین ٹیلیگراف اوفس کے ایک چپراسی نے آکر وکیل صاحب کے ہاتھ مین ایک تار دیا -

اس ٹیلیگراف کو پڑھتے ہی پڑھتے وکیل صاحب کا چہرہ پھیکا پڑ گیا -

گلاب راو نے چار آنہ کا ایک ڈیفرڈ تار کل بمبئی سے بھیجا تھا - رادھا بائی نے دریافت کیا یہ کسکا تار ہے -

پڑھ کے نہایت شرمندہ اور پشیمان ہوکر کہنے لگے اس تار کو گلاب راو نے بمبئی سے بھیجا تھا معلوم ہوتا ہے وہی تھے -

مالتی یہ سنتے ہی ایکدم چیخ مارکر رو اوٹھی "ارے دیا ری"

وکیل صاحب نہایت رنجیدہ ہوئے اور کہا - "خیر قصور تو ہماری ہوا لیکن نادانی سے - ابھی گاڑی نہین گئی ہوگی - اسٹیشن پر چلین جیسے ہوگا انہین سمجھا لاؤن گا -

تمام شد

مختصر فہرست کتب جناب تجرباتی کنہیالال پریس آگرہ

معلم الاخلاق

یہ کتاب انسان کو انسان بناتی اور اوسکے اخلاق و عادات کے درست کرنے مین مدد دیتی ہے۔ اسکے زرین مقولے اس قابل ہین کہ آب زر سے لکھے جاوین کیونکہ ہر عمر کا انسان اس سے مفید سبق حاصل کر سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ار

مناظر الناظرین

یہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ جو لوگ آسمان کے وجود کے قایل نہین ہین اور اوسکے نیلگون رنگ کو حد نظر سے تعبیر کرتے ہین اون کے جواب مین معقول دلایل سے آسمان کا وجود ثابت کیا گیا ہے۔ اسیطرح زمین اور ستارون کے بارے مین عمدہ جوابات لکھے ہین۔ اس کتاب کو ایکمرتبہ پڑھکر پہر انسان کسی سے قایل نہین ہوسکتا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۲ر

بشارات غیبی

فی الواقعی جیسا اس کتاب کا نام ہے۔ اوس سے بڑھکر اس سے پوشیدہ راز ظاہر ہوسکتے ہین جنم پتر بنانا ہر سمت کے سفر کا دن اور راہ دریافت کرنا خوشی۔ غمی۔ بیماری اولاد وغیرہ وغیرہ غرض ہر قسم کے سوالات کے صحیح جواب اس سے معلوم ہو سکتے ہین علم نجوم مین مختصر اور جامع کتاب مشکل سے دستیاب ہوگی اسیوجہ سے اس فن کے جاننے والے اس کتاب کو جان سے زیادہ قیمتی خیال کرتے ہین قیمت ۴ر

راماین فارسی

جسطرح شاہنامہ فارسی نظم مین لکہا گیا ہے اسیطرح یہ راماین بہی عمدہ اور دلکش نظم مین لکہی گئی ہے جسجگہہ راون ور امچندر کی جنگ کا بیان کیا ہے ۔ روح رستم اور افراسیاب کو بہڑکا دیا ہے اسیطرح سوز و گداز و ہجر و صال کے موقعہ پر مترجم کے قلم سلنے اسقدر سحر البیانی سے کام لیا ہے کہ انسان پر پڑہتے پڑہتے محویت طاری ہوجاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت عہ

میوۂ تلخ

ایک اخلاقی ڈراما جسکے ذریعہ سے نہایت دلچسپ اور معقول دلائل سے تعلیم نسوان کی ضرورتین دکہائی گئی ہین ۔ اور عورتون کی حالت سدہارنے کی کوشش کیگئی ہے اور اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ عورتون کی جہالت سے کیا نتیجہ ہوتا ہے اسکے مصنف عبد الحلیم صاحب شرر ہین جن کے زور قلم کو زمانہ مانے ہوئے ہے ۔ قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸

ربط و ضبط عرف بہول بہلیان

یہ وہ ناٹک ہے جسکی عمدگی اور مقبولیت کے اعلیٰ کمپنیون مین ڈنکے بج رہے ہین اور پبلک بہی اس کی پر لطف سمان اور سنیریا اور لحن داؤدی راگ پر فریفتہ ہے قیمت عہ

گوہر زرنگار

ایک جدید ڈراما جسمین نہایت دلکش راگ اور موقع موقع پر جدید غزلین تحریر ہین

اور قصہ کے واقعات کو اس عمدگی سے نبھایا ہے کہ آخیر کھیل تک یکسان دلچسپی قایم رہتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت (۴)

منصور و موہنا

مصنفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر ۔ جس مین ۳۹۵ھ کے واقعات سلطان محمود کے فتوحات سوہنا اور منصور کے پاک عشق کے جذبات نہایت عمدگی سے تحریر ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۱۲؍

کنیز فاطمہ

ایک شریف مسلمان لیڈی کی سرگذشت اعلی تعلیم پاکر بوجہ مفلسی کے روزگار کی تلاش مین نکلنا ۔ ایک تھیئٹر مین نوکری کرنا لیکن عصمت عصمت کے تاج کو ہر جگہ برقرار رکہنا آخرکار ایک نواب کا اسکی شہرت و عزت سنکر عاشق ہونا اور دونون کی شادی ہونا بہت خوبی سے تحریر کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۱۰؍

صبیحہ

ایک ہندو شریف لیڈی کی دردناک سرگذشت خود اوسی کی زبانی جو نہایت درد والم سے بیان کی گئی ہے ۔ اور یہ امر دکہایا گیا ہے کہ زمانہ کے نشیب و فراز اور فلک بے مہر کی سختیون مین بہی پہنس کر اوس شریف لیڈی نے عصمت کو ہاتھ سے نہین دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۸؍

المشتہر کنہیالال تاجر کتب چہری بازار شہر آگرہ